

مسجد اور اس کے احکام و فضائل

تحریر: محمد اسحاق خپلوی

مسجد کا مقام خالق کائنات نے اپنی خلوقات میں سے بعض خلوق کو بعض پر مقام و مرتبہ اور فضیلت و منزلت عنایت فرمائی ہے۔ یہ فرق مراتب جاندار اور بے جان، زمان اور مکان غرض زمین اور آسمان کی ساری خلوقات میں پایا جاتا ہے۔ تمام جگہوں میں سب سے زیادہ فضیلت جس جگہ کو حاصل ہے وہ رب العالمین کے لئے سر بجود ہونے والی جگہ یعنی مسجد ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں مسجدوں کو اپنی مقدس ذات کی طرف منسوب کر کے فرمایا ہے وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۝ (یہیک مسجدیں اللہ ہی کے لئے خاص ہیں) اس کی شان بیان کر کے فرمایا کہ ”ان میں خالص اسی کی بندگی کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو نہ پکارا جائے۔“ (الجن ۱۸) عن امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ قال المسجد مجلس الانبیاء و حرزاً من الشیطان (خطیب فی الجامع) امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا مسجد نبیوں کی نشتتگاہ اور شیطان سے بناہ کی جگہ ہے۔ مسجد کی اہمیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے بھرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے مسجد کی ضرورت محسوس کی۔ پناچھے مسجد قبا دور اسلام میں تعمیر شدہ سب سے پہلی مسجد ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا سے مدینہ تشریف لائے تو وہاں بھی سب سے پہلے مسجد بنانے کا حکم دیا۔ وہاں کے انصار اور مساجرین نے مسجد نبوی تعمیر کی۔ مسجد مسلمانوں کیلئے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّوَا الزَّكُوْنَ وَارْكُوْنَا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝ (نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو) (البقرہ ۲۳) اس آیت سے نماز بجماعت کی فرغیت ثابت ہوتی ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے مسلمانوں کے درمیان اخوت، ہمدردی و محبت پیدا ہوتی ہے۔

امر بالمعروف نہیں عن المحرر مسلمانوں پر فرض ہے۔ تاکہ معاشرے سے کفر و ضلالت، شرک و بدعتات، فحاشی و بدکاری ختم ہو سکے۔ اس عمل کے لئے بھی عام طور پر مسجد زیادہ مناسب ہوتی ہے۔

ذکر و اذکار، تلاوت قرآن، و غلط و نصیحت اور درس و تدریس مسجد میں کئے جاتے ہیں۔ مسجد مسلمانوں کیلئے روحانی تربیت گاہ ہے۔

مسجد آباد کرنے کی فضیلت (انما یعمر مساجد اللہ من امن بالله والیوم الاخر واقام الصلاة و

اتی الزکوہ ولم يخش الا الله فعسى اولئک ان يکونوا من المهدتین^۵ "الله تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے اور زکوہ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ایسے ہی لوگوں کو بدایت نصیب ہوتی ہے۔" (التوبہ ۱۸) معلوم ہوا کہ مسجد بنا اور مسجد کو آباد کھانا ایمان کی علامت ہے جس کی توفیق انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صحیح معمول میں اپنے خالق پر امر و نیا کے حق آنے والی اصل زندگی پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔ اور باقاعدگی سے نماز قائم کرتے ہیں جو کہ سب سے ہی عبادات ہے۔ زکوہ تداکرتے ہیں جو کہ مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنے کا سب سے موثر طریقہ ہے اور اپنے خالق و مالک کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ آخرت میں کامیابی و کامرانی بھی انہی لوگوں کا مقدر ہے۔

حافظ ابن حثیر نے کہا ہے "وکل (عسی) فی القرآن واجبة" (تفہیم ان کثیر ۲/۳۲۱) یعنی "عسی" قرآن مجید میں واجب ہوتا ہے یعنی وہ ضرور واقع ہوتا ہے۔ (جبکہ عسی کا عام استعمال امید کے معنی میں ہوتا ہے) لہذا ایسے لوگوں کی کامیابی و کامرانی یقینی ہے۔

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول من بنى مسجداً يذكر فيه اسم اللہ بنی اللہ له بيتاً في الجنة (ابن ماجہ كتاب المساجد والجماعات ۱/۲۴۳)

امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا "جو کوئی مسجد بنائے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔"

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول "من بنى مسجداً يبتغى به وجه اللہ بنی اللہ له مثله في الجنة" جس نے اللہ کی رضامندی کی خاطر کوئی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی طرح جنت میں گھر بنائے گا۔ (بخاری کتاب الصلاة ۱/۶۲۸۔ مسلم کتاب المساجد ۵/۱۲)

اور امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من بنی لله مسجداً من ماله بنی اللہ له بيتاً في الجنة" جس نے اللہ کی خاطر اپنے مال میں سے خرچ کر کے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ ۱/۲۳۳)

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بنی قال

مسجدًا لله كمحفظ قطة او أصغر بنى الله له بيتا في الجنة (ابن ماجه كتاب المساجد والجماعات ۱ ۲۳۳ وقال ابو حمير اسناهه صحیح) حضرت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما روى أن رواية هي أن الله كر رسول صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا "جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا گلیتے کبوتر جیسے پرندے کے گھونسلے کے برادر بھی مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں لھر بنائے گا۔"

مطلوب یہ ہے کہ جو شخص صرف رضائے الہ کی خاطر مسجد بنائے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں لھر بنائے گا۔ اگرچہ وہ مسجد نہایت چھوٹی ہو۔ لہذا مسجدوں کی تعمیر، مرمت اور حفاظت کرنے میں ہر ایک مسلمان کو حقیقتی الامکان حصہ لینا چاہئے۔

مسجد کی صفائی کرنے کی فضیلت عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ ان رجالاً سوداً، کان یقہنے المسجد فمات فسائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فقالوا: مات فقال: "افلاکنتم اذنتموني به دلونى على قبره." او قال قبرها. فاتی قبرہ فصلی علیہ حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالا مرد یا ایک کالی عورت مسجد نبوی میں جھاؤ دیتی تھی اس کی وفات ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا حال پوچھا لوگوں نے کہا وہ مر گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھلام تم نے مجھے کیوں نہ اطاعت دی؟ چلوا ب اس کی قبر بتاؤ پھر آپ اس کے قبر پر تشریف لے گئے اور وہاں جنازے کی نماز پڑھی۔ (بخاری کتاب الصلاة ۶۵۸ و کتاب الجنائز ۳ ۲۳۳)

صحیح بخاری میں اس کے دلویاب کے بعد اسی خاکروب سے متعلق راوی کا یہ بیان ہے "ولا اراده الا امرأة" میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک عورت ہی تھی۔ (بخاری کتاب الصلاۃ باب ۷ مع الفتح ۱/ ۲۶۰) یہی کی روایت میں ہے کہ یہ ایک عورت ام مجنون تھی۔ ان مندوں نے اس کا نام "خرقاء" رضی اللہ عنہما بیان کیا ہے۔ پس ام مجنون کنیت ہو گی۔ (فتح الباری ۱/ ۲۵۸)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس کی قبر پر بذات خود تشریف لے جانا اور نماز جنازہ پڑھنا اس جھاؤ دینے والی کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "من اخرج اذی من المسجد بنی الله له بيتا في الجنة" (رواہ ابن ماجہ باب تطهیر المساجد ۲۵۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسجد سے گندگی نکالے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک لھر بنائے گا۔ (جادی ہے)